سوال

میرا سوال شادی کے متعلق ہے میرا ایک بہت ہی عزیز دوست اور بھائی اپنی مامی سے شادی کرنے والا ہے، کیونکہ میرے دوست کا ماموں اپنی بیوی سے انتہائی برا سلوک روا رکھتا ہے جس کا اس کے دونوں بچوں پر بہت ہی غلط قسم کا اثر ہوا ہے اور اب وہ اپنے خاوند سے طلاق لیے کر میرے دوست سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ میرا دوست اس عورت اور اس کے دونوں بچوں کا تعاون کرنا چاہتا ہے اور جو کچھ انہیں سختی اور مصیبت اس کے ماموں سے پہنچی ہے وہ اس کے عوض میں اچھا سلوک کرنے کی خواہش ہے تاکہ وہ اسے بھول جائیں تو میرا سوال یہ ہے کہ: 1- کیا شریعت اسلامیہ میں یہ شادی جائز ہے؟ 2- میرے دوست کے ان (ماموں زاد) دو بچوں کے بارہ میں کیا واجبات اور حقوق ہوں گے؟ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس اشکال کا کافی وشافی جواب دیں، اگر یہ شادی شرعی احکام سے متفق نہیں تو میں اس روک سکتا ہوں، آپ اس سوال کا جواب جلد عنائت فرمائیں آپ کی مہربانی ہوگی۔

جواب

الحمد للہ

جب کسی شخص کا ماموں اپنی بیوی کو طلاق بائن دے کر اپنے سے علیحدہ کرے تو وہ شخص اپنی مامی سے نکاح کر سکتا ہے، کیونکہ مامی حرام کردہ عورتوں میں سے نہیں اس لیے اس سے نکاح میں کرنے کوئی حرج نہیں۔

لیکن بھانجے کے لیے اپنی مامی سے کسی بھی قسم کا حرام تعلق قائم کرنا صحیح نہیں بلکہ ایسا کرنا حرام ہے، ہوسکتا ہے کہ شیطان ان دونوں کو برائی کسی اچھی شکل میں دکھائے تو اس سے بچنا ضروری ہے، اور اسی طرح بھانجے کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ اسے اپنے ماموں سے متنفر کرے تاکہ وہ طلاق دے تو اس سے وہ خود شادی کر لے۔

بلکہ اسے تو ان دونوں کے مابین اصلاح اور خیر و بھلائی کا کردار ادا کرنا چاہیے نہ کہ نفرت پھیلانے اور گھرانے کو تباہ کرنے والے کا، اصل مصلحت تو یہ یہی ہے کہ اولاد اپنے والد کے ساتھ ایک ہی گھرانے اور خاندان میں رہیں لیکن جب شرعی مصلحت کا تقاضہ اس کے خلاف ہو تو پھر ان میں علیحدگی ہوسکتی ہے۔

اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز پیدا ہو جائے اور ان دونوں کے مابین طلاق تک معاملہ جا پہنچے اور وہاں اس کے بارہ میں کوئی کسی قسم کا شک وشبہ بھی نہ ہو تو پھر اس طلاق شدہ مامی سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

اور جب ماموں کی اولاد اس کی پرورش میں آجائیں تو ان سے اچھا اور احسن سلوک کرنا ہوگا تاکہ صلہ رحمی قائم رہے اور جب وہ ان کی پرورش میں اخلاص نیت کرے گا تو اسے اللہ تعالی سے اجر عظیم حاصل ہوگا۔

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

2661